Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | بدھ ۔ ۶ ۔ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ ۔ ۱۱ ۔ امان ۱۳۷۱ ہش ۔ ۱۱ ۔ مارچ ۱۹۹۲ء | نمبر ۶۰

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی صحت یابی کے لئے خصوصی دُعاؤں کی تحریک

جیسا کہ احباب جانتے ہیں حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز چند ہفتوں سے علیل ہیں۔ مختلف طبّی علاجوں کا سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی کامل شفایابی کیلئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔ مولا کریم حضرت سیّدہ صاحبہ کو جلد تر صحت عطا کرے اور لمبی زندگی سے نوازے۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"میرا تو یہی جی چاہتا ہے کہ میری جماعت کے لوگ کثرتِ ازدواج کریں اور کثرتِ اولاد سے جماعت کو بڑھاویں مگر شرط یہ ہے کہ پہلی بیویوں کے ساتھ دوسری بیوی کی نسبت زیادہ اچھا سلوک کریں تا کہ اسے تکلیف نہ ہو۔ دوسری بیوی پہلی بیوی کو اسی لئے ناگوار معلوم ہوتی ہے کہ وہ خیال کرتی ہے کہ میری غور و پرداخت اور حقوق میں کمی کی جاوے گی مگر میری جماعت کو اس طرح نہ کرنا چاہیئے۔ اگرچہ عورتیں اس بات سے ناراض ہوتی ہیں مگر میں تو یہی تعلیم دوں گا۔ ہاں یہ شرط ساتھ رہے گی کہ پہلی بیوی کی غور و پرداخت اور اس کے حقوق دوسری کی نسبت زیادہ توجہ اور غور سے ادا ہوں اور دوسری سے اُسے زیادہ خوش رکھا جاوے۔ ورنہ یہ نہ ہو کہ بجائے ثواب کے عذاب ہو۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۳۰-۴۳۱)

"یہ چند روزہ دنیا تو ہر حال میں گذر جاوے گی خواہ تنگی میں گذرے خواہ فراخی میں مگر آخرت کا معاملہ بڑا سخت معاملہ ہے۔ وہ ہمیشہ کا مقام ہے اور اس کا انقطاع نہیں ہے۔ پس اگر اس مقام میں وہ اسی حالت میں گیا کہ خدا تعالیٰ سے اس نے صفائی کر لی تھی اور اللہ تعالیٰ کا خوف اس کے دل پر مستولی تھا اور وہ معصیت سے توبہ کر کے ہر ایک گناہ سے جس کو اللہ تعالیٰ نے گناہ کر کے پکارا ہے۔ بچتا رہا تو خدا تعالیٰ کا فضل اس کی دستگیری کرے گا اور وہ اس مقام پر ہو گا کہ خدا اس سے راضی ہو گا اور وہ اپنے ربّ سے راضی ہو گا۔ اور اگر ایسا نہیں کیا بلکہ لاپرواہی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کی ہے تو پھر اس کا انجام خطرناک ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۳۲)

یوں پڑھیے

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا منظوم کلام جو ۲۰ اگست ۱۹۹۱ء کے پرچہ میں صفحہ ۱ پر شائع ہوا تھا۔ اس کے تیسرے شعر کے پہلے مصرعہ کو

ع کہہ رہا ہے خرامِ بادِ صبا

پڑھا اور لکھا جائے۔

دُعائیہ فہرست تحریک جدید

وکالت مال اوّل ان تمام خوش نصیبوں کے نام ۲۹ رمضان المبارک کو حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کرتی ہے۔ جو اپنا وعدہ مکمل ادا کر دیتے ہیں۔ یہ فہرستیں یکم اپریل ۱۹۹۲ء تک وکالت مال اوّل میں بھجوا دی جائیں۔

وکیل المال اوّل
تحریک جدید ۔ ربوہ

جو شخص نماز کے لئے گھر سے وضوء کر کے بیت الذکر میں آتا ہے اس کے ہر قدم سے ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور دوسرے قدم سے ایک درجہ ثواب کا بلند ہوتا ہے۔

غیبت، بُغض اور کینہ سے بکلّی پرہیز کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"خوب یاد رکھو کہ سُوءِ ظن سے تجسّس اور تجسّس سے غیبت کی عادت شروع ہوتی ہے اور چونکہ آج کل رمضان ہے اور تم لوگوں میں سے بہتوں کے روزے ہوں گے اسی لئے یہ بات میں نے روزہ پر بیان کی ہے۔ اگر ایک شخص روزہ بھی رکھتا ہے اور غیبت بھی کرتا ہے اور تجسّس اور نکتہ چینیوں میں مشغول رہتا ہے تو وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے جیسے فرمایا (کیا تم میں سے کوئی اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا۔ اگر تمہاری طرف یہ بات منسوب کی جائے تو تم اس کو ناپسند کرو گے) اب جو غیبت کرتا ہے وہ روزہ کیا رکھتا ہے وہ تو گوشت کے کباب کھاتا ہے اور کباب بھی اپنے مُردہ بھائی کے گوشت کے۔ اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ غیبت کرنے والا حقیقت میں ہی ایسا بدآدمی ہوتا ہے۔ جو اپنے مُردہ بھائی کے کباب کھاتا ہے۔ مگر یہ کباب ہر ایک آدمی نہیں دیکھ سکتا۔ ایک صوفی نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک شخص نے کسی کی غیبت کی۔ تب اس سے قے کرائی گئی تو اس کے اندر سے بوٹیاں نکلیں جن سے بُو بھی آتی تھی۔

یاد رکھو یہ کہانیاں نہیں یہ واقعات ہیں جو لوگ بدظنیاں کرتے ہیں جب تک اپنی نسبت بدظنیاں نہیں سن لیتے، نہیں مرتے اس لئے میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور دردِ دل سے کہتا ہوں کہ غیبتوں کو چھوڑ دو۔ بُغض اور کینہ سے اجتناب اور بکلّی پرہیز کرو۔ اور بالکل الگ تھلگ رہو۔ اس سے بڑا فائدہ ہو گا۔ میری نہ کوئی جاگیر مشترکہ ہے نہ کوئی مکان مشترکہ ہے۔ میرا کوئی معاملہ دُنیا کا کسی سے مشترکہ نہیں۔ اسی طرح میں اوروں پر قیاس کرتا ہوں کہ وہ بھی یہاں آ کر

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۱ ۔ امان ۱۳۷۱ہش — ۱۱ ۔ مارچ ۱۹۹۲ء

نکاح کا معاملہ

انسانی معاشرہ کا سب سے چھوٹا ۔ اور سب سے زیادہ اہم ۔ عنصر یا دائرہ ـ میاں بیوی ہے۔ دنیا کا سارا پھیلاؤ اسی دائرہ سے شروع ہوتا ہے یہ پھیلاؤ چاہے افرادی ہو چاہے اخلاقی ہو۔ میاں بیوی پر نہ صرف بچوں کی پیدائش کا انحصار ہے۔ بلکہ ان کی خوش اخلاقی اور خوش مزاجی پر ہی ارد گرد کے ماحول کی خوشی اور خوشحالی وابستہ ہے۔ ایک میاں بیوی میں جھگڑا ہو تو ہمسائے بیزار ہو جاتے ہیں۔ ان کی زندگی ـ یوں کہئے کہ بلا وجہ اجیرن ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح معاشرہ ناخوشگواری کا شکار ہو جاتا ہے۔

گویا کہ اگر انسانی معاشرہ کا یہ چھوٹا سا دائرہ اچھی زندگی گذار رہا ہو تو کہا جا سکتا ہے کہ سب لوگ ٹھیک ٹھاک زندگی گذار رہے ہیں۔ بچے بھی ٹھیک ہونگے۔ اور بچوں سے جو انسانی معاشرہ کا پھیلاؤ ہوتا ہے وہ بھی حسب منشاء ہوگا۔ اور نہ صرف ایک نسل بلکہ اگلی نسلیں بھی بہتر طریق پر متاثر ہونگی۔ اسی لئے دو باتوں پر خاص طور پر زور دیا جاتا ہے۔ ایک تو یہ کہ میاں بیوی کی زندگی خوشگوار ہونی چاہیئے اور دوسرے یہ کہ بچوں کی تربیت صحیح خطوط پر کی جانی چاہیئے۔ اور ان دونوں باتوں کی ابتداء اس وقت ہوتی ہے جب بیاہ شادی کے لئے لڑکے اور لڑکی کی تلاش کی جاتی ہے۔ دو خاندان ایک دوسرے سے اس سلسلہ میں بات شروع کرنے پر۔ اپنے متعلق بتاتے ہیں اور دوسروں کے متعلق پوچھتے ہیں۔ اور آئندہ زندگی کے سلسلہ میں عہد و پیمان شروع ہوتے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ فرماتے ہیں:

"نکاحوں کے معاملات میں بعض لوگ پہلے بڑے لمبے چوڑے دعوے کیا کرتے ہیں کہ ہم ایسا کریں گے اور تم کو اس طور پر خوش کرنے کی کوشش کریں گے اور یہ کریں گے وہ کریں گے مگر جب یہ نیا معاملہ پیش آجاتا ہے تو پھر بہت مشکلات پیش آجاتی ہیں۔ اور بد عہدی کرنی پڑتی ہے۔ اس واسطے اللہ کریم نے فرمایا ہے کہ پہلے ہر ایک بات کو اچھی طرح سے سوچ لو اور بڑا سوچ سمجھ کر نکاح کا معاملہ کیا کرو اور اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں تبدیلی اور اصلاح کرے گا۔"

پس ہم میں سے ہر شخص کو چاہیے والدین ہوں یا میاں بیوی بننے والے افراد۔ یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ رشتہ کی احتیاط زندگی کو بہتر بناتی ہے اور معاشرہ کو خوشگوار۔ سوچ سمجھ کر یہ معاملہ کیا جانا چاہیئے اور معاملہ کرنے کے بعد اسے نبھانا چاہیئے۔ اور بہتر طریق پر نبھانا چاہیئے۔

ہر حال سے بدتر بھی تو ہو سکتا ہے اک حال
تو اپنے مقدّر کو نہ تدبیر سے یوں ٹال
تو اپنی دعاؤں کے لئے مانگ دعائیں
تاثیر جو مل جائے تو مل جاتا ہے سب مال

ابوالاقبال

ملک محمد دین اسیر راہِ مولا

یہ کون آج صیدِ قضا ہو گیا
"غمِ زندگی سے رہا ہو گیا"
رہِ عشق کے فاصلے کٹ گئے
اَبد تک اسیرِ وفا ہو گیا

گذرتے رہے کتنے ہی ماہ و سال
تڑپتا رہا رات دن، ساہیوال
مگر آفرین اَے اسیرِ ستم!
نہ چہرے پہ آیا ذرا بھی ملال

رہِ یار میں جو بھی آتے ہیں غم
وہ غم ہوتے ہیں کِس قدر محترم
کوئی گامزن ہو جو اس راہ پر
تو ہوتی ہے جنّت فقط دو قدم

تھے یک گُونہ معصوم اور بے خطا
مِلی اِن کو کِس جُرم کی یہ سزا؟
ہے سُود اس میں یا اس میں کوئی زیاں
"تُو دانی حسابِ کم و بیش را"

میجر منظور احمد

خُدا تعالےٰ کے فضلوں کو جذب کرنیکا بہت بڑا ذریعہ

حضرت فضل عمر (اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ جو موقع عطا فرمایا ہے۔ اس کو ضائع مت کرو آگے بڑھو اور خدا تعالےٰ کے بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پروا نہیں کیا کرتے اپنا سب کچھ قربان کر دو اور دنیا کو یہ نظارہ دکھا دو کہ بے شک دنیا میں دنیاوی کامیابیوں اور عزتوں کے لئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں۔ مگر محض خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والی جماعت آج دنیا کے پردہ پر سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی نہیں اور وہ اس قربانی میں ایسا امتیازی رنگ رکھتی ہے جس کی مثال دنیا کی اور کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی۔

یاد رکھو تحریک جدید اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔" بفضل خدا ہر احمدی خدا تعالیٰ کا بہادر سپاہی ہے آج تحریک جدید بہادر سپاہیوں سے غیر معمولی قربانیوں کا مطالبہ کر رہی ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

صنعت وحرفت کی ترقی کیلئے حضرت فضل عمرؓ کی کوشش

حضرت فضل عمرؓ کا یہ عظیم الشان کارنامہ ہمیشہ سنہری حروف سے لکھا جائے گا کہ آپ مسلمانانِ ہند کے علاوہ جماعت احمدیہ میں صنعت وحرفت کے فروغ اور ترقی کے لئے ہمیشہ جدوجہد فرماتے رہے۔ متحدہ ہندوستان کے دَور میں آپ نے قادیان میں تحریک جدید کے زیرِ انتظام لوہے لکڑی اور چمڑے کے کارخانے جاری فرمائے۔ اس کے علاوہ مختلف احمدی صنّاعوں کی کوشش سے شیشہ سازی اور دوسری اشیاء کے متعدد کارخانے شروع ہوئے۔ مثلاً سٹار ہوزری جس کے ذریعہ ایک ہزار کے قریب افراد کو روزگار میسّر آیا اور متعدد گھروں میں مشینیں نصب ہوئیں۔ اس کارخانہ نے مکرم بابو اکبر علی صاحب جیسے لائق اور قابل انسان کے ہاتھ میں بہت ترقی کی۔ قادیان کا مشہور کارخانہ میک ورکس تھا۔ جس کی وجہ سے قادیان کی صنعتی شہرت دور دور کے شہروں تک پھیل گئی تھی۔ اس کے علاوہ اکبر علی اینڈ سنز جنرل سروس احمد برادرز، بیر ورکس، مکینیکل انڈسٹریز، آئرن سٹیل میٹل وغیرہ کارخانے لوہے کا کام کرتے تھے۔ جگہ جگہ بھٹیاں جل رہی تھیں۔ لوہا پگھل رہا تھا اور مختلف اشیاء ڈھل رہی تھیں۔ کہیں آٹا پیسنے کی مشینیں نصب تھیں۔ کہیں روئی دھنکنے کی کلیں اور کہیں لکڑی چیرنے کی مشینیں چل رہی تھیں۔ موسم گرما میں متعدد سوڈا واٹر فیکٹریاں کام کرتی تھیں عطریات کیلئے پرفیومری کا کارخانہ تھا۔ ایک کارخانہ شیشے کا بھی تھا۔ غرض قادیان کی مقدس بستی روحانی اور تعلیمی اعتبار سے ہی نہیں صنعتی طور پر بھی ملک کا ایک مشہور مرکز بن چکی تھی۔ اور یہ صنعتی سرگرمیاں حضرت فضل عمرؓ کی خصوصی توجہ، شوق اور سرپرستی کی رہینِ منّت تھیں۔ اس سلسلہ میں حضور کے دلی جذبات کیا تھے؟ اس کا کسی قدر اندازہ حضور کی مندرجہ ذیل تقریر سے بخوبی عیاں ہے۔ حضور نے مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"میں نہیں جانتا کہ دوسرے دوستوں کا کیا حال ہے۔ لیکن میں تو جب ریل گاڑی میں بیٹھتا ہوں۔ میرے دل میں حرکت ہوتی ہے کہ کاش یہ ریل گاڑی احمدیوں کی بنائی ہوئی ہو اور اس کی کمپنی کے وہ مالک ہوں اور جب میں جہاز میں بیٹھتا ہوں تو کہتا ہوں کاش یہ جہاز احمدیوں کے بنائے ہوں۔ اور وہ ان کمپنیوں کے مالک ہوں۔ میں پچھلے دنوں کراچی گیا۔ تو اپنے دوستوں سے کہا۔ کاش کوئی دوست جہاز نہیں تو کشتی بنا کر ہی سمندر میں چلانے لگے۔ اور میری یہ حسرت پوری کر دے۔ اور میں اس میں بیٹھ کر کہہ سکوں کہ آزاد سمندر میں یہ احمدیوں کی کشتی پھر رہی ہے۔ دوستوں سے میں نے یہ بھی کہا۔ کاش کوئی دس گز کا ہی جزیرہ ہو جس میں احمدی ہی احمدی ہوں اور ہم کہہ سکیں کہ یہ احمدیوں کا ملک ہے کہ بڑے کاموں کی ابتدا چھوٹی ہی چیزوں سے ہوتی ہے۔

یہ ہیں میرے ارادے۔ اور یہ ہیں میری تمنائیں۔ ان کو پورا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ہم کام شروع کریں۔ مگر یہ کام ترقی نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ ان جذبات کی لہریں ہر ایک احمدی کے دل میں پیدا نہ ہوں۔ اور اس کے لئے جس قربانی کی ضرورت ہے وہ نہ کی جائے۔ دنیا چونکہ صنعت وحرفت میں بہت ترقی کر چکی ہے اس لئے احمدی جو اشیاء اب بنائیں گے وہ شروع میں مہنگی پڑیں گی۔ مگر باوجود اس کے جماعت کا فرض ہے کہ انہیں خریدے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء صفحہ ۱۲۰۔ ۱۳۰)

۱۹۴۷ء میں ملک کے بٹوارے کے بعد یہ کارخانے قادیان میں رہ گئے۔ لیکن اس کے باوجود قادیان اور مشرقی پنجاب کے احمدی صنّاعوں نے ہمت نہ ہاری اور بدلے ہوئے حالات میں پاکستان میں پہنچ کر ملک و قوم اور جماعت کی خدمت کے لئے پھر سے اپنی صنعتی سرگرمیاں شروع کر دیں۔ جہاں تک جماعت کے نئے مرکز ربوہ کا تعلق ہے۔ اس نئی بستی میں بھی ایک محدود پیمانے پر صنعت وحرفت کے کاموں کی داغ بیل ڈالی گئی۔ لیکن اس سال سیدنا حضرت فضل عمرؓ نے سفرِ یورپ سے واپسی کے بعد مخلص احمدی صنّاعوں کو تحریک فرمائی کہ وہ یہاں اپنے کارخانے جاری کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ سے رابطہ قائم کریں انہیں مناسب سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ یہ تحریک حسب ذیل الفاظ میں تھی:۔

ربوہ میں صنعتوں وغیرہ کے متعلق پہلے یہ طریق تھا کہ صدر انجمن احمدیہ کوشش کرتی تھی کہ ان کو اپنے ہاتھ میں رکھے۔ لیکن اب اگر مخلص احمدی صنّاع یہاں کوئی صنعت شروع کرنا چاہیں تو ان کو اس کی اجازت دی جائے گی بشرطیکہ وہ اپنی صنعت میں نیک آدمی بطور لیبر لگائیں جو فسادی اور شرارتی نہ ہوں۔

اس سلسلہ میں صدر انجمن احمدیہ مناسب سہولتیں بھی بہم پہنچائے گی۔ مثلاً کارخانہ کی عمارت وغیرہ کے لئے زمین ربوہ کی قیمتوں کے لحاظ سے نسبتاً سستے داموں دے گی۔ خواہش مند احباب جلد درخواستیں بھجوائیں بلکہ مخلص احباب کا فرض ہے کہ وہ اس طرف فوری توجہ کریں۔ تاکہ ربوہ کی آبادی کی صورت پیدا ہو۔ خصوصاً کپڑا بننے والے لوگ اور مستری جو لیتھوں (LATHE) وغیرہ کا کام کرتے ہیں جلد توجہ کریں یہ ثواب کا ثواب ہے اور فائدہ کا فائدہ۔ قادیان میں جن لوگوں نے کارخانے جاری کئے تھے خدا تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے بہت کچھ فائدہ اٹھایا تھا۔ مرزا محمود احمد

(۱۹ ر اکتوبر ۱۹۵۵ء)

حضور کی یہ تحریک پہلی بار الفضل مورخہ ۲۱ ر اکتوبر ۱۹۵۵ء (۲۱ ر اخاء ۱۳۳۴ہش) صفحہ ۵ پر شائع ہوئی۔ الفاظ حضرت فضل عمرؓ ہی کے تھے۔ مگر اعلان "قائم مقام ناظر امور عامہ" کی طرف سے تھا۔

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب

آپ بیتی

کایا پلٹ

جب میں امرتسر سول ہاسپٹل میں متعین تھا تو ایک عورت کو اس کے وارث یا شاید پولیس والے میرے پاس اس کی ضربات ملاحظہ کرانے کے لئے لائے کسی ناواجب جھگڑے میں اس عورت کے بعض سسرال والوں نے اس کو خوب پیٹا تھا۔ میلے اور خون کے بھرے ہوئے کپڑے جن کی بدبو سے دماغ پھٹا جاتا تھا۔ منہ سارا سُوج کر کُپّا اور نیلا ہو رہا تھا آنکھوں کے پپوٹے بوجہ ورم کے کُھل نہ سکتے تھے۔ سر کے بال خون سے جمے ہوئے تھے ہونٹ متورّم اور منہ سے رال ٹپک رہی تھی غرض یہ کیفیت تھی جب میں نے اس کی مکروہ شکل کا تفصیلی معائنہ کیا اور سرٹیفکیٹ دے کر کہہ دیا کہ مرہم پٹی کے لئے اسے داخلِ شفاخانہ کر دیا جائے۔ جب میں روزانہ شفاخانہ جایا کرتا تو اس کے منہ پر پٹیاں بندھی پاتا تھا۔ آخر دس بارہ روز کے بعد اس کا بھائی میرے پاس آیا کہ اب لڑکی اچھی ہے اسے گھر جانے کی اجازت دی جائے۔ مَیں نے کہا اچھا میں پٹیاں کھلوا کر ایک نظر خود بھی اُسے دیکھ لوں۔ یہ کہہ کر میں نے اُسی آدمی کے ہاتھ ڈریسر کو مع مریضہ کے اپنے سامنے بلوا لیا۔ ڈریسر نے بھی کہا کہ اب زخم کوئی نہیں رہا۔ ورم سب اتر چکا ہے پٹی کی کوئی حاجت نہیں رہی۔ خیر پٹی اترنی شروع ہوئی۔ جب ساری اُتر گئی تو ڈریسر نے کہا کہ آپ دیکھ لیں اب یہ جا سکتی ہے۔ میں نے سر اُٹھا کر جو اس کے چہرہ کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ جیسے اندھیری رات میں چاند نکل آیا ہے۔ گورا رنگ کتابی چہرہ رسیلی آنکھیں۔ برف کی طرح سفید دانت از حد خوبصورت ناک۔ غرض چہرہ تھا یا حُسن کی کان۔ مَیں جھجک کر رہ گیا اور بے ساختہ میری زبان سے نکلا کہ "یہ کس کو لے آئے ہو"۔ ڈریسر سمجھ گیا اور اس عورت کا بھائی بھی بھائی کہنے لگا کہ اسی کم بخت صورت نے تو اس کو پٹوایا اور مروایا تھا اور یہ رقابت کا تو نتیجہ ہی تھا کہ اس بدنصیب کو ہسپتال میں رہنے کی ذلت دیکھنی پڑی تھی۔ آپ نے اس کو اس وقت پٹی ہوئی حالت میں ملاحظہ کیا تھا آج یہ اچھی ہو کر اپنے جوبن کے ساتھ کھڑی ہے۔ صاحب! کچھ تعجب نہ کیجئے۔ ہمارے لئے تو اس کا حُسن ہی ایک قہرِ الٰہی بن گیا ہے مگر میری نظر میں دس دن پہلے کی مکروہ شکل اور اس دن کی چمک دمک قلبِ ماہیت یا کایا پلٹ کا ایک نمونہ تھی۔

شرک کا ایک نمونہ

مَیں ضلع ڈیرہ غازی خاں کے ایک مقام روجھان میں مقیم تھا۔ اس علاقہ میں ایک مقبرہ رِندان پیر کا ہے جو بہت بزرگ اور اہل اللہ سمجھے جاتے ہیں۔ اس علاقہ کے رہنے والے اکثر بلوچ قوم کے تھے اور وہاں خدا کی طرح رندان پیر کی بھی پرستش ہوتی تھی۔ خدا کی قسم جھوٹی کھانا معمولی بات تھی۔ مگر رندانِ پیر کی قسم کھا کر جھوٹ بولنا تباہی کا مترادف تھا اور

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی

حضرت چوہدری صاحب اپنی کتاب "میری والدہ" میں تحریر فرماتے ہیں۔

بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی اور رحم کا جذبہ اللہ تعالے نے انہیں بہت وافر عطا فرمایا تھا۔ اکثر فرمایا کرتی تھیں کہ اللہ تعالے اگر دشمن نہ ہو تو کوئی دشمن کیا بگاڑ سکتا ہے۔ اور میں تو اس لحاظ سے کسی کو دشمن سمجھتی ہی نہیں۔ دشمنوں کے ساتھ حسن سلوک کے بارہ میں کہا کرتی تھیں کہ جس سے دل خوش ہو اس کے ساتھ حسن سلوک کے لئے تو خود ہی دل چاہتا ہے۔ اس میں ثواب کی کون سی بات ہے۔ اللہ تعالے کو خوش کرنے کے لئے تو انسان کو چاہیئے کہ ان لوگوں سے بھی احسان اور نیکی سے پیش آوے جن سے دل راضی نہ ہو۔

ڈسکہ کے لوگوں کے ساتھ والدہ صاحبہ کا سلوک ہمیشہ بہت فیاضانہ اور غریب پروری کا ہوا کرتا تھا۔ اور باوجود اختلاف مذہب و عقائد کے وہاں کے سب لوگ ( ) ان کو بہت عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے لیکن جب احرار کا فتنہ اٹھا تو آہستہ آہستہ ہمارے گاؤں کے غیر از جماعت دوست بھی اس سے متاثر ہو گئے اور مختلف طریق سے احمدیوں کو دکھ دینے لگے۔ ہمارے خاندان کے بعض افراد کو خصوصیت سے ایذاء دہی کا نشانہ بنایا گیا۔

والدہ صاحبہ کو قدرتی طور پر ان واقعات سے رنج پہنچتا تھا لیکن ان کے نتیجہ میں ان کے حسن سلوک میں کمی نہ آئی۔ اگر ہمارے آدمیوں میں سے کوئی اس قسم کا اشارہ بھی کرتا کہ یہ لوگ تو ہمارے دشمن ہیں۔ آپ ان سے ایسا سلوک کیوں کرتی ہیں۔ تو وہ اس کو برا منایا کرتی تھیں۔ اور ہمیشہ یہی جواب دیا کرتیں کہ جس کا اللہ دشمن نہ ہو اس کا اور کوئی دشمن نہیں ہو سکتا۔ ان کا اکثر یہ معمول تھا کہ یتامیٰ اور مساکین کے لئے اپنے ہاتھ سے پارچات تیار کرتی رہتیں تھیں اور بغیر حاجت مند کے سوال کے اظہار کئے ان کی حاجت روائی اللہ تعالے کی عطا کردہ توفیق کے مطابق کرتی رہتی تھیں۔

ایک روز ڈسکہ میں کچھ پارچات تیار کر رہی تھیں کہ میاں جماں نے دریافت کیا یہ پارچات کس کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا فلاں شخص کے بچوں کے لئے۔ میاں جماں نے ہنس کر کہا۔ آپ کا بھی عجیب طریق ہے۔ وہ ہمارا مخالف ہے۔ اور یہ لوگ ہر روز ہمارے خلاف کوئی نہ کوئی نئی شرارت گھڑی کر دیتے ہیں۔ اور آپ اس کے بچوں کے لئے کپڑے تیار کر رہی ہیں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا وہ شرارت کرتے ہیں اللہ تعالے ہماری حفاظت کرتا ہے۔ جب تک وہ ہمارے ساتھ ہے۔ مخالف کی شرارتیں ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ لیکن یہ شخص مفلس ہے۔ اس کے پاس اپنے بچوں اور پوتوں کے بدن ڈھانپنے کے لئے کپڑے مہیا کرنے کا سامان نہیں۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ تعالے کو یہ پسند ہے کہ اس کے بچے اور پوتے ننگے پھریں اور تم نے جو میری اس بات کو ناپسند کیا ہے اس کی سزا یہ ہے کہ یہ کپڑے جب سل کر تیار ہو جائیں تو تمہیں انہیں لے کر جانا اور اس شخص کے گھر پہنچا کر آنا۔ لیکن پہنچانا رات کے وقت تا کہ کسی کو معلوم نہ ہو کہ میں نے بھیجے ہیں۔ ورنہ دوسرے اسے دق کریں گے کہ تم نے احمدیوں سے یہ اشیاء کیوں لیں۔

انہیں ایام میں ہمارے گاؤں کے ایک ساہوکار نے ایک غریب کسان کے مویشی ایک ڈگری کے سلسلہ میں قرق کر لئے۔ یہ کسان بھی مخالفوں میں شامل تھا۔ قرق شدہ مویشیوں میں ایک بچھڑی بھی تھی۔ قرقی کے وقت کسان کے کم سن لڑکے نے بچھڑی کی رسی پکڑ لی کہ یہ بچھڑی میرے باپ نے مجھے دی ہوئی ہے۔ میں یہ نہیں لے جانے دونگا۔ ڈگری دار نے یہ بچھڑی بھی قرق کروالی۔ اس سے چند روز قبل اسی کسان کی ایک بھینس کنوئیں میں گر کر مر گئی تھی یہ بھی مفلس آدمی تھا اور یہ مویشی ہی اس کی پونجی تھے۔

والدہ صاحبہ ان دنوں ڈسکہ میں ہی مقیم تھیں۔ جب انہیں اس واقعہ کی خبر پہنچی تو بے تاب ہو گئیں۔ بار بار کہتیں آج اس بے چارے کے گھر میں ماتم کی صورت ہو گی۔ اس کا ذریعہ معاش جاتا رہا اس کے بیوی بچے کس امید پر جئیں گے۔ جب اس کے لڑکے کے ہاتھ سے قارق نے بچھڑی کی رسی لے لی ہو گی تو اس کے دل پر کیا گزری۔ پھر دعائیں لگ گئیں کہ یا اللہ تو مجھے توفیق عطا کر کہ میں اس مسکین کی اور اس کے بیوی بچوں کی اسی مصیبت میں مدد کر سکوں۔

باقی ص۷ پر

تعلیم کے مختلف پہلو

گذشتہ دنوں کراچی میں تعلیم سے متعلقہ جملہ امور پر غور کرنے کے لئے ایک پانچ روزہ ورکشاپ منعقد کیا گیا۔ قومی افرادی قوت کے متعلق متعدد باتیں سامنے آئیں سابقہ آئی۔ ایل۔ او ماہر مسٹر ایس ایس حسنین نے اس بات پر زور دیا کہ جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے اسے ہمیشہ ضروریات کے ساتھ منطبق رکھنا چاہیئے۔ آپ تعلیم اور تربیت کے نظام پر نظر ثانی کے موضوع پر مقالہ پیش کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ پرائمری اور سیکنڈری تعلیم کی سطح پر یہ بات کبھی نہیں بھولنی چاہیئے کہ کسی ہنر کی تعلیم کے ساتھ اس تعلیم کو منسلک کیا جائے۔ خاص طور پر اس لئے بھی کہ ان تعلیم یافتہ لوگوں کو نوکریاں مہیا کرنا بھی ایک اہم فریضہ ہے ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ لوگ یہ تعلیم حاصل کر لیں اور پھر نوکری کے لئے مارے مارے پھریں۔ تعلیم ہی سے بد دل ہو جائیں اور نوکری کی تلاش میں بھی خاصا وقت ضائع ہو۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ ایسا کرنے کے لئے ایک نہایت مضبوط منصوبہ بندی کی ضرورت ہے اور اس منصوبہ بندی میں تعلیم کی افادیت کو پیش نظر رکھا جانا چاہیئے اور یہ بات صرف اس طرح ممکن ہے کہ ہمارے ذہن میں یہ بات بھی موجود ہو کہ ہم کن اغراض کے لئے تعلیم دے رہے ہیں۔

مسٹر غلام کبریا نے لکھے پڑھے افراد کی ملازمت کے موضوع پر مقالہ پڑھتے ہوئے کہا کہ بے روزگاری کا اصل باعث یہ ہے کہ ہم ترقی یافتہ نہیں ہیں اور جہاں تک ترقی یافتہ ہونے کا سوال ہے یہ ایک سیاسی امر ہے اور اس کے لئے اقتصادی منصوبہ بندی اور تکنیکی عوامل کو پیش نظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے کہ ایک نہایت مؤثر سیاسی نظام موجود ہو۔ جہاں تک بڑی بڑی صنعتوں کے لگنے کا سوال ہے مسٹر غلام کبریا نے کہا کہ ان صنعتوں سے ملک بھر کی بے روزگاری کا دور کرنا ایک ناممکن سی بات ہے۔ انہوں نے اس طرف اشارہ کیا کہ چھوٹی چھوٹی صنعتیں بہت بڑی تعداد میں لگائی جانی چاہئیں اور صرف اسی صورت میں لوگوں کو روزگار مہیا ہو سکتا ہے۔ جہاں تک تعلیم یافتہ لوگوں کے ملک سے باہر چلے جانے کا سوال ہے مسٹر فاروقی نے اس بات پر زور دیا کہ اقتصادی منصوبہ بندی اگر اس طرح سے کر لی جائے تو افرادی اور تعلیمی منصوبہ بندی کے مفید ہونے کے خاصے امکانات ہوتے ہیں اور اس طرح بے روزگاری کم ہوتی ہے اور لوگوں کو باہر جانے کا خیال بھی کم آتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت پندرہ لاکھ سے بیس لاکھ تک پاکستانی بیرونی ممالک میں روزی کما رہے ہیں ان میں سے دس لاکھ تو یہاں مزدوری کوتے تھے۔ باقی یا تو طالب علم ہیں یا فیملی کے افراد جو اپنے روزی کمانے والوں کے ساتھ باہر گئے ہوئے ہیں۔ خلیج کے بہت سے لوگ واپس آ گئے تھے اور اس امر نے بھی خاصی بے روزگاری بڑھا دی ہے۔

عراق کی حد بندی

خلیج کی جنگ ختم ہوئے کچھ عرصہ تو ہو ہی گیا ہے۔ لیکن جہاں تک عراق کے خلاف اقوام متحدہ کی ذہنی جنگ کا سوال ہے وہ جاری ہے اور شائد ایک لمبے عرصے تک جاری رہے گی۔ یوں لگتا ہے کہ اقوام متحدہ عراق کو خلیج سے دھکیل کر باہر کر دینا چاہتا ہے۔ اب اس کا کچھ حصہ جو اس کے لئے خاصا اہم ہے وہ کویت کے سپرد کر دینے کا فیصلہ کیا جا رہا ہے پہلے بھی جھگڑا تو سرحدوں ہی کے معین نہ ہونے کی وجہ سے ہوا تھا اور ڈر ہے کہ اگر یہ سرحدیں پوری طرح معین نہ ہوئیں تو اس قسم کے جھگڑے ہوتے ہی رہیں گے۔ اس لئے اقوام متحدہ اب چاہتی ہے کہ نہ صرف سرحدیں پوری طرح متعین کر دی جائیں بلکہ عراق کو خلیج سے باہر نکال پھینکا جائے۔ اقوام متحدہ کا وہ کمیشن جو سرحدوں کو متعین کرنے کے لئے قائم کیا گیا تھا اس کے مطابق بغداد کو اپنے کئی کنوئیں جو رملہ میں واقع ہیں سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ عراق کے بحری اڈے کی ایک اہم بندرگاہ کو تقسیم کیا جائے گا اور وہ اس طرح کہ شہری تنصیبات تو عراق کے پاس رہیں اور باقی حصہ کویت کو مل جائے۔ اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ پوری کی پوری بندرگاہ پر کویت کا تسلط ہو جائے گا۔ اقوام متحدہ کے کمیشن سے جو بات ظاہر ہوتی ہے وہ عراق کے لئے خاصے غم و غصے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا باعث ہے لیکن یہ کمیشن اس سے بھی آگے جانا چاہتا ہے اور شط العرب میں داخلے کے مقام پر جو دو جزیرے ہیں وہ بھی بغداد کی حکومت سے واپس لے لئے جائیں۔ صدام نے اپنے علاقے کی توسیع کے لئے یا جیسے اس کا اپنا بیان ہے اپنے علاقے کی واپسی کے لئے کویت پر حملہ کیا تھا۔ اب ان علاقوں کو اقوام متحدہ کی طرف سے کویت کا علاقہ قرار دے دیا جائے گا۔ برطانیہ کی وزارت خارجہ کے ایک نمائندے نے بھی بتایا ہے کہ اقوام متحدہ کا کمیشن جو کویت اور عراق کی سرحدوں کی تعیین کر رہا ہے۔ وہ اس تعیین میں کویت کے دعووں کو درست ثابت کرتے ہوئے کویتی پوزیشن کو زیادہ مضبوط بنانا چاہتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ اس میں سیاست کا کوئی دخل نہیں ہوگا یہ تو ٹیکنیکی طور پر دیکھا جا رہا ہے کہ کون سا علاقہ کس کے پاس ہونا چاہیئے اور اس سلسلے میں برطانیہ کی لائبریری میں جو عراق اور کویت کے جھگڑے سے متعلق معلومات پائی جاتی ہیں ان کو بھی پیش نظر رکھا جائے گا۔ جہاں تک اقوام متحدہ کے کمیشن کا تعلق ہے وہ جنگ بندی کی شرائط میں سے ایک شرط کو مدنظر رکھتے ہوئے سیکورٹی کونسل نے تشکیل دیا تھا۔ اس کمیشن میں پانچ عالمی وکیل اور مؤرخ ہیں۔ انڈونیشیا کا رکن اس کمیشن کا چیئرمین ہے اور ان پانچ افراد میں سے ایک فرد کی تقرری عراق نے کی تھی اور ایک کی کویت نے اور دو کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ غیر وابستہ ہیں۔ وہ سویڈن اور نیوزی لینڈ سے تعلق رکھتے ہیں۔

حسنی مبارک اور لیبیا

لیبیا کی موجودہ مشکل یعنی ان دو افراد کو امریکہ کے حوالے کرنے کا سوال جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے لاکربی کے مقام پر پان ایم جہاز کو تباہ کیا تھا کے حل کرنے میں مصر کے صدر حسنی مبارک خاصی تگ و دو کر رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں وہ فرانس کے صدر متراں سے ملے اور اس سلسلے میں گفت و شنید کی۔ لیکن ان کا کہنا ہے کہ یہ گفت و شنید نتیجہ خیز ثابت نہ ہو سکی۔ نئی بات انہوں نے کہا کوئی سامنے نہیں آئی اور پرانی باتوں پر گفت و شنید کرتے ہوئے کسی بہتر نتیجے کی توقع نہیں رکھی جا سکتی۔ میرے پاس بھی انہوں نے کہا کوئی ایسی نئی بات نہیں تھی۔ جو میں انہیں بتا کر اس بات کا قائل کر لیتا کہ وہ اس معاملے کو ختم کریں۔

سفارت کاروں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ حسنی مبارک بہت جلدی میں پیرس آئے تھے تاکہ وہ اس جھگڑے کو نپٹانے کے لئے ثالثی کا کردار ادا کر سکیں۔ لیکن ان کی گفتگو کا بے نتیجہ رہنا تجزیہ نگاروں کے لئے کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اگرچہ انہوں نے یہ بھی کہہ دیا (صدر حسنی مبارک نے) کہ وہ ثالثی کے لئے نہیں آئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے تو صرف مختلف نقطہائے نظر سامنے رکھ کر متراں سے بات کی ہے۔ تاکہ لیبیا کے متعلق ایک دوسرے کے خیالات سے واقف ہو سکیں۔ حسنی مبارک نے مزید کہا کہ میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ دونوں کے درمیان ثالثی کا کردار ادا کر سکوں۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ کیا اس بات کا امکان ہے کہ کسی جگہ کا تعین کیا جا سکے جو عدالتی کارروائی کے لئے دونوں کو منظور ہو تو انہوں نے کہا کہ میں نے یہ باتیں کرتے لوگوں کو سنا ہے۔ لیکن ذاتی طور پر مجھے اس بات کا علم نہیں کہ لیبیا اور فرانس کسی ایسے مقام کی تلاش میں ہیں جہاں کی جانے والی عدالتی کارروائی دونوں کو منظور ہو۔

حسنی مبارک نے مزید کہا کہ میں اس معاملے میں مشکلات کو نظر انداز نہیں کر سکتا اور ہم دونوں نے اس بات کا ذکر تک نہیں کیا۔ جہاں تک اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کا تعلق ہے۔ اس کے ریزولیوشن ۷۳۱ میں اٹلی کو طرابلس سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ چھ مشکوک افراد کو اقوام متحدہ کے حوالے کر دے۔ لیبیا نے اصرار کے ساتھ ایسا کرنے سے انکار کیا ہے۔ البتہ اس بات کی پیشکش کی ہے کہ کسی عالمی جج سے تحقیق کروالی جائے۔ حسنی مبارک اور معمر قذافی کے تعلقات بہت اچھے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ اس وقت لیبیا حسنی مبارک کے مشوروں کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

لندن میں مظاہرہ

لندن میں امریکہ کے سفارت خانے کے سامنے مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے امریکہ کی ان پالیسیوں کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا جو وہ لیبیا کے خلاف استعمال کر رہا ہے۔ یہ مظاہرہ لندن کے وسط سے ہوتا ہوا سفارت خانے پہنچا لوگوں نے پلے کارڈ اٹھائے ہوئے تھے اور کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ صرف لندن ہی کے رہائش پذیر لوگوں کی نمائندگی نہیں کرتے تھے بلکہ برطانیہ کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے تھے۔ اس جلوس اور مظاہرے کی تحریک انگلستان مسلم ڈیفنس کونسل نے کی تھی۔ اور وجہ یہ بتائی گئی کہ اخبارات میں یہ خبریں شائع ہوئی ہیں کہ امریکہ اپنے پان ایم کے ایئر لائنز کی تباہی کے سلسلے میں لیبیا کو سزا دینا چاہتا ہے۔ اس احتجاجی مظاہرے کے رہنماؤں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ امریکہ اقوام متحدہ کے اراکین کونسل کو اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ لیبیا کے خلاف پابندیاں لگائی جائیں اور آخر کار لیبیا کے خلاف فوجی کارروائی کی جائے۔ لیبیا کے لیڈر کرنل معمر قذافی نے یہ پیشکش کی ہے کہ وہ دو افراد جن پر جہاز کی تباہی کا الزام لگایا جاتا ہے۔ انہیں ایک عالمی عدالت کے سامنے پیش کر کے ان پر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے انہوں نے اس خدشے کا بھی اظہار کیا کہ عراق پر حملے کے بعد اب امریکہ نے لیبیا کو اپنے حملے کا ہدف بنا لیا ہے۔ اور جس طرح کی تباہی عراق میں لائی گئی تھی اسی طرح کی تباہی لیبیا میں لانے کے لئے امریکہ سر توڑ کوشش کر رہا ہے۔

کمیونزم

کمیونسٹ پارٹی بھی ٹوٹ گئی ہے اور اس کا تسلط بھی ختم ہو چکا ہے۔ لیکن انفرادی طور پر اب بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو اپنے آپ کو کمیونسٹ کہلانا پسند کرتے ہیں۔ اور کمیونسٹ نظریات کے لئے کام کرنے کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ گذشتہ روز ایسے ہی کمیونسٹوں نے سرخ فوج کی ۷۴ ویں برسی منانے کے لئے اس بات کی کوشش کی کہ وہ کریملن تک پہنچ جائیں۔ کیونکہ موجودہ صاحب اقتدار کو یہ بات پسند نہیں آ سکتی تھی۔ انہوں نے تشدد کرتے ہوئے ان لوگوں کو منتشر کیا۔ تشدد کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ یہ لوگ کسی طرح بھی بات ماننے کے لئے تیار نہ تھے۔

جب سے بورس ییلسن نے اقتدار سنبھالا ہے یہ پہلا موقعہ ہے کہ مظاہرین پر تشدد کی ضرورت پیش آئی ہے۔ مظاہرہ کرنے والے مطالبہ کر رہے تھے کہ ییلسن کو استعفیٰ دینا چاہیئے اور سوویت یونین کے پرانے ڈھانچے کو واپس لانا چاہیئے۔ جیسا کہ سب جانتے ہیں موجودہ اقتدار اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دے سکتا۔ کہتے ہیں کہ سرکاری تشدد کی وجہ سے متعدد لوگوں کو ہلکے یا زیادہ زخم آئے لیکن اتنے زیادہ زخم کسی کو نہیں آئے کہ انہیں ہسپتال میں داخل کرنا پڑتا اور اس موقعہ پر کسی کو گرفتار بھی نہیں کیا گیا البتہ یہ ضرور ہوا کہ مظاہرین کے عمل سے پولیس افسروں کی ایک خاصی تعداد زخمی ہو گئی۔ البتہ ان کے زخم معمولی تھے۔ تقریباً تین ہزار مظاہرین جنہوں نے سوویت یونین کے سرخ جھنڈے اٹھائے ہوئے تھے اور جن پر بالشویک رہنماؤں کی تصاویر تھیں جن میں خاص طور پر لینن اور سٹالن کی تصویریں نمایاں تھیں ان کا مطالبہ یہ تھا کہ ریڈ آرمی ڈے کے موقعہ پر ہمیں ایک جلوس نکال کر جلسہ کرنے کی اجازت دی جائے۔ ریڈ آرمی کو اب آرمڈ سروسز کہا جاتا ہے۔ گویا کہ جس فوج کا نام ہی بدل دیا گیا ہے اس کے لئے یہ لوگ جلوس بھی نکالنا چاہتے تھے۔ اور جلسہ بھی کرنا چاہتے تھے۔ ماسکو کے میئر نے نہ جلسے کی اجازت دی اور نہ جلوس کی اور ان دونوں سے لوگوں کو باز رکھنے کے لئے ہزاروں کی تعداد میں پولیس کی نفری کو ادھر ادھر متعین کر دیا گیا۔

مارکوس کی تدفین

امیلڈا مارکوس کو صدر کورازان اکینو کی طرف سے یہ اجازت تو مل گئی ہے کہ وہ سابق ڈکٹیٹر اپنے خاوند کی لاش کو فلپائن میں دفن کر سکتی ہے۔ لیکن اس بات کی انہیں اجازت نہیں دی گئی کہ وہ فلپائن کے دارالخلافہ میں تدفین کریں۔ کیونکہ اپنے گاؤں میں جو اس علاقے میں آباد ہے جہاں کا دارالخلافہ لاؤ آگ (LAOAG) ہے دفن کئے جانے کی اجازت دی گئی ہے کورازون اکینو نے کہا ہے کہ دارالخلافہ

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ——— ناصر احمد ظفر بلوچ۔ ربوہ

مکرم مہر جمیل احمد صاحب طاہر

۱۷ جولائی ۱۹۹۱ء کی ایک صبح بوقت چھ بجے دروازہ پر دستک ہوئی۔ باہر آیا تو احمد نگر کے ایک خادم نے یہ انتہائی المناک خبر سنائی کہ مکرم جمیل احمد صاحب طاہر ابھی ابھی کالو وال موڑ پر ایک تیز رفتار ٹرک کی زد میں آکر جاں بحق ہو گئے ہیں دبلے پتلے لیکن فولادی جسم و عزم کے حامل پچپن سالہ مکرم طاہر صاحب ایک مثالی احمدی تھے

ایک دفعہ بیت الذکر احمد نگر میں تحریک جدید کے وعدے لئے جا رہے تھے۔ جماعت احمد نگر کے ایک انتہائی مخیر اور متمول دوست نے سب سے زیادہ وعدہ لکھوایا مکرم جمیل صاحب نے اپنا وعدہ اس دوست سے بھی زیادہ لکھوایا۔ اس پر مذکورہ دوست نے مزید اضافہ کر دیا۔ چنانچہ مسابقت فی الخیرات کا یہ سلسلہ جانبین میں شروع ہو گیا۔ آخر جمیل صاحب سے درخواست کی گئی کہ آپ جس آدمی کا مقابلہ کر رہے ہیں وہ تو صاحب حیثیت ہے جبکہ آپ مزدور آدمی ہیں چنانچہ نیکیوں میں آگے بڑھنے کا یہ ایمان افروز مقابلہ مساوی وعدہ جات پر اختتام پذیر ہوا۔

ایک بار حضور اقدس کی طرف سے عید کے موقع پر ایک خصوصی تحریک پیش ہوئی اور ساتھ ہی اعلان ہوا کہ مقررہ ٹارگٹ کے مطابق چندہ دینے والوں کی دعائیہ فہرست حضرت اقدس کی خدمت میں پیش ہو گی۔ اس وقت آپ کی کل پونجی مقررہ ہدف سے صرف یکصد روپے زائد تھی جبکہ دوسرے دن عید بھی تھی موصوف نے کمال ایثار کا مظاہرہ کرتے ہوئے ٹارگٹ کے مطابق نقد چندہ کی ادائیگی کر دی اور گھر آکر کہا کہ میرے پاس صرف ایک سو روپے ہیں۔ اس سے سارے خاندان کی عید ہو گی۔ چنانچہ گھر والوں نے بڑی بشاشت کے ساتھ اسی رقم میں ہی عید کی خوشیاں منائیں چونکہ اصل عید کی خوشیاں تو ہیں ہی اسی میں کہ انسان رضائے الٰہی کی خاطر اپنا تن من دھن قربان کر دے۔

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمی گردد
خدا خود می شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

مکرم جمیل صاحب محنت مزدوری کر کے رزق حلال سے اپنے کثیر کنبہ کی کفالت کرتے تھے۔ جب انسان کی مالی حالت خستہ ہو تو اس کی دنیاوی نگاہ اولاد نرینہ پر ہوتی ہے کہ بیٹا جوان ہو کر میرا ہاتھ بٹائیگا یا اس کو دنیاوی تعلیم دلوا کر کسی منفعت بخش منصب پر فائز کروا کر اپنی اقتصادی و سماجی حالت کو بہتر بنالوں گا لیکن مکرم جمیل صاحب کی سوچ اس کے برعکس تھی ان کے بڑے بیٹے عزیزم شکیل احمد نے جب میٹرک پاس کیا تو ان کو معلوم ہوا کہ بیٹا تو کالج میں داخلے کا خواہاں ہے۔ جمیل صاحب نے اپنے بیٹے کو پاس بٹھا کر کہا کہ سنا ہے کہ تم کالج میں داخلہ لینا چاہتے ہو جبکہ میری خواہش ہے کہ تم زندگی وقف کر کے جامعہ میں داخل ہو جاؤ اس کے بعد قدرے جذباتی اور آبدیدہ ہو کر کہنے لگے کہ اگر تمہیں میری خواہش عزیز نہیں اور تم ہر حالت میں کالج میں ہی داخلہ لینا چاہتے ہو تو پھر تمہارا اور میرا راستہ جدا جدا ہے۔ تمہارے کفیل ہونے کے ناطے محنت مزدوری کر کے تمہارے اخراجات پورے کرتا رہوں گا لیکن متضاد نظریات کے باعث ہم ایک ساتھ اکٹھے نہیں مل سکیں گے۔ باپ کے ان مخلصانہ جذبات اور نیک خواہشات پر سعید الفطرت بیٹے نے لبیک کہتے ہوئے زندگی وقف کر کے جامعہ میں داخلہ لے لیا اور آج بفضل تعالیٰ وہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں سلسلہ کی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ مکرم جمیل صاحب کا جذبہ ایثار و فدائیت اور سلسلہ سے اخلاص و محبت ایک بیٹے کے وقف سے تسکین نہ پا سکا۔ جب ان کا بیٹا عزیزم اسد پیدا ہوا تو انہوں نے 'وقف نو' کا فارم منگوایا گھر میں بات کی کہ میں اسے 'وقف نو' میں شامل کر رہا ہوں۔ جمیل صاحب نے جب اپنے گھر میں اپنے اس نیک جذبہ کا اظہار کیا تو گھر کے ایک فرد نے کہا کہ پہلے ایک بیٹے کو وقف کر چکے ہو ... آگے وہ اپنی بات کو مکمل کرنا چاہتا تھا کہ جمیل صاحب نے ان کی بات کو قطع کرتے ہوئے کہا کہ بس بس اس سے آگے کوئی بات نہ کرنا۔ میں تو چاہتا ہوں کہ میری ساری اولاد سلسلہ کے لئے وقف ہو جائے۔

طاہر صاحب کی آمدنی قلیل تھی لیکن اس کے باوجود انہیں سب سے زیادہ فکر اپنے چندہ جات کی ادائیگی کا ہوتا تھا۔ وفات سے چند یوم قبل اپنے بیٹے عزیزم عقیل احمد بعمر تقریباً ۱۷ سال کو کہنے لگے کہ میں نے چندہ دینا ہے لیکن پیسے نہیں ہیں اس لئے ایسا کرتے ہیں کہ ربوہ پہاڑی پر جا کر ہم دونوں مزدوری کرتے ہیں تاکہ چندہ کی ادائیگی کی جا سکے۔ مخلص بیٹے نے والد صاحب کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے ان کی تائید کی لیکن دوسرے دن پدری شفقت جوش میں آئی اور کہنے لگے کہ جب تک میں زندہ ہوں خود کما کر تمام چندے دوں گا تم اپنے فرائض سرانجام دیتے رہو۔

دس اگست ۱۹۷۳ء کو احمد نگر میں دریائے چناب کے سیلاب کا قیامت خیز ریلا آیا تاحد نظر پانی ہی پانی تھا۔ احمد نگر کی تاریخ میں اس سے قبل ہم نے اتنا بڑا سیلاب کبھی نہیں دیکھا تھا۔ احمد نگر کی گرد و نواح کی آبادی احمد نگر کے مرکزی بالائی حصہ جہاں زیادہ تر احمدی گھرانے آباد ہیں اکٹھی ہو گئی ہم نے اپنے مکان جو قدرے محفوظ تھے بلا امتیاز اپنے مقامی بہن بھائیوں کے لئے پیش کر دیئے تھے اور بفضل تعالیٰ احباب جماعت اور خصوصاً خدام نے خدمت خلق کے لئے مسلسل اپنے آپ کو وقف کئے رکھا۔ گھروں میں جو تھوڑا بہت خوراک کا سامان تھا وہ تمام متاثرین سیلاب میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ اب سینکڑوں افراد کے خورد و نوش کے لئے کچھ بھی نہ تھا۔ ان حالات میں مقامی جماعت کو یہ مکمل احساس تھا کہ تمام متاثرین کی خوراک کا فی الفور انتظام کیا جائے جس کا مقامی طور پر انتظام ناممکن تھا۔ اب صرف ایک ہی ذریعہ تھا کہ لنگر خانہ ربوہ سے تمام متاثرین کے لئے کھانا منگوایا جائے لیکن قیامت خیز طغیانی میں کون زندگی کی بازی لگا کر ربوہ پہنچے اور ان حالات کی اطلاع دے تاکہ ربوہ والے امداد بھیج سکیں۔ ان حالات میں پورے گاؤں میں سے مکرم جمیل احمد صاحب نے اپنے آپ کو پیش کیا آپ نے اپنے چھوٹے بھائی سلیمان صاحب کو تیار کیا جو دونوں بفضل تعالیٰ ماہر تیراک اور مضبوط اعصاب کے مالک تھے چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے جمیل صاحب اپنے بھائی کے ہمراہ سیلاب کی طوفانی لہروں سے نبرد آزما ہو گئے۔ انتہائی ناموافق حالات میں پانی کی مخالف سمت میں تیر کر آپ تقریباً نصف گھنٹہ میں پختہ سڑک پر پہنچے ہی تھے کہ ربوہ کے خدام کشتیوں پر پہلے ہی سینکڑوں افراد کا کھانا لے کر پہنچ گئے۔ جمیل صاحب ان کے ساتھ بخیریت گاؤں پہنچ گئے لیکن جمیل صاحب کی قربانی و ایثار کا یہ واقعہ پورے گاؤں کی دعائیں حاصل کرنے کا باعث بن گیا۔ اس کے بعد کشتی کے ذریعے جمیل صاحب مسلسل ۲۴ گھنٹے اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ متاثرین سیلاب کو کھانا پہنچانے ان کا قیمتی سامان نکالنے میں مصروف رہے چپو چلا چلا کر ان کے ہاتھوں میں چھالے پڑ چکے تھے۔ ایک رات وہ ۱۱ بجے گھر پہنچے ہی تھے کہ میں نے جا کر دستک دی باہر آئے۔ عرض کیا کہ دو آدمی ٹھوٹھہ غلام کے پاس پانی میں گھرے ہوئے ہیں اور چلا چلا کر آوازیں دے رہے ہیں کہ خدا کے واسطے ہمیں بچاؤ۔ اب ان کی امداد کے لئے پہنچنا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس مقام پر ریلوے لائن ٹوٹ چکی تھی۔ اور تمام پانی کا زبردست بہاؤ اسی جگہ پر تھا وہاں پہنچنا موت کو دعوت دینے کے مترادف تھا۔ میری بات ابھی جاری تھی کہ جمیل صاحب نے فوراً چپو سنبھالا اور خدام کو ساتھ لے کر ان مصیبت زدگان کو بچانے کے لئے روانہ ہو گئے تقریباً دو گھنٹے کی مسلسل جدوجہد کے بعد وہ دو فوجیوں کو جو حقیقی بھائی تھے اور موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا تھے معجزانہ طور پر بچا کر لے آئے۔

مکرم جمیل صاحب کے اخلاص کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ ان کی نماز جنازہ میں جس قدر احباب جماعت نے شمولیت کی اتنی بڑی حاضری احمد نگر میں بہت ہی کم خوش نصیبوں کو نصیب ہوئی ہوگی۔ آپ کے سفر آخرت میں احمد نگر سے ربوہ تک بے شمار غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔ موصوف اگرچہ موصی تھے لیکن حادثہ کے باعث جماعتی قواعد و ضوابط کے مطابق قطعہ خاص میں امانتاً دفن کئے گئے تھے۔ چھ ماہ گذرنے کے بعد اب مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۹۲ء کو انہیں بہشتی مقبرہ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

ان کی وفات پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بتایا کہ گذشتہ دنوں حضور کی طرف سے احمد نگر کی جماعت کی تربیت اور اصلاح احوال کے لئے جو کمیشن مقرر فرمایا گیا تھا۔ اس میں احمد نگر کی جماعت کے متعدد احباب نے پیش ہو کر اپنے بیانات اور تجاویز پیش کیں۔ کمیشن کے ممبران سب سے زیادہ مکرم جمیل صاحب کے مخلصانہ جذبات اور خیالات سے متاثر ہوئے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند کرے ان کی وفات سے جماعت احمدیہ احمد نگر اپنے ایک انتہائی قیمتی فرد سے محروم ہو گئی ہے اللہ تعالیٰ اپنے سے ان کی بیوہ معصوم بچوں اور بزرگ وضعیف والدین کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

الگ تھلگ ہوں گے۔ اور اگر کچھ معمولی سی شراکت ہوگی بھی تو کوشش کرتے سے بالکل الگ رہ سکتے ہیں۔ انسان خود بخود اپنے آپ کو پھندوں میں پھنسا لیتا ہے ورنہ بات سہل ہے جو لڑکے دوسروں کی نکتہ چینیاں اور غیبتیں کرتے ہیں۔ اللہ کریم ان کو پسند نہیں کرتا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۳۵۳ میں نور بیگم زوجہ چوہدری ولی محمد خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۵۲ء ساکن چک نمبر ۳۳۳ ج ب P.O خاص ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۱۰-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر -/۸۰۰۰ روپے۔ (۲) ترکہ والد ۱/۲ ۱ ایکڑ زرعی زمین (۳) طلائی ڈنڈیاں وزنی ایک تولہ مالیتی -/۳۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ نور بیگم زوجہ چوہدری ولی محمد صاحب چک ۳۳۳ ج ب P.O خاص ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری ولی محمد وصیت نمبر ۱۶۷۲۰ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ برکات احمد خان پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۳۵۴ میں گلشن جمیل بیوہ جمیل الرحمٰن صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن B-1-19 سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۱۰-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر -/۳۰۰۰ روپے (۲) طلائی زیورات ۸ تولہ مالیتی -/۶۰۰۰۰ روپے۔ (۳) ترکہ خاوند مکان برقبہ ۳ مرلہ مالیتی دو لاکھ روپے۔ میرا حصہ ۱/۸ -/۲۵۰۰۰ روپے۔ (۴) ترکہ خاوند پلاٹ برقبہ ۱۰ مرلہ مالیتی -/۴۵۰۰۰ روپے میرا حصہ ۱/۸ ہے -/۶۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ گلشن جمیل بیوہ جمیل الرحمٰن B-1-19 سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالرحمٰن وصیت نمبر ۵۹۱۶۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مرزا مبارک بیگ وصیت نمبر ۱۱۳۶۵۔

مسل نمبر ۲۸۳۵۵ میں عطاء الرحمٰن جمیل صاحب ولد جمیل الرحمٰن صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن B-1-19 سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۱۰-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) تین مرلہ مکان ترکہ والد مالیتی دو لاکھ روپے۔ (۲) پلاٹ برقبہ ۱۰ مرلہ مالیتی ۴۵ ہزار روپے ترکہ والد جس کے وارث والدہ صاحبہ دو بھائی اور دو بہنیں ہیں اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عطاء الرحمٰن جمیل B-1-19 سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالرحمٰن وصیت نمبر ۵۹۱۶۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد حسین صابر وصیت نمبر ۲۴۷۱۸۔

بقیہ: صہ ۵ سے آگے

میں دفن کرنے سے اس بات کا بہت قوی امکان ہے کہ لوگوں کے جذبات مشتعل ہو جائیں اور جھگڑوں کی وجہ سے مئی میں ہونے والے انتخابات پر اثر پڑیگا۔

امیلڈا نے کہا ہے کہ ابھی تو ان کے خاوند کی لاش ان کے گاؤں کے قبرستان ہی میں دفن کی جائے گی۔ لیکن آخر کار اسے منیلا میں دفن کرنے کا موقعہ بھی مل جائے گا۔ کیونکہ مسز اکینو نے ہمیشہ تو صدارت پر براجمان نہیں رہنا۔ تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ اپنے گاؤں میں مارکوس کو دفن کرنے کی اجازت بھی اکینو نے بڑی مشکل سے دی ہے۔ وہ اس بات سے ڈرتی ہیں کہ لاش کی واپس فلپائن آمد پر لوگوں میں جذبات کے اشتعال سے جھگڑے پیدا ہونے کا امکان ہے۔

بقیہ: صہ ۴ سے آگے

میاں جماں کو بلایا (یہ تین پشت سے ہماری اراضیات کے منتظم چلے آتے ہیں) اور کہا کہ آج یہ واقعہ ہوگیا ہے۔ تم ابھی ساہوکار کو بلا کر لاؤ میں اس کے ساتھ اس شخص کے قرضے کا تصفیہ کرونگی۔ اور ادائیگی کا انتظام کروں گی۔ تاکہ شام سے پہلے پہلے اس کے مویشی اسے واپس مل جائیں۔ اور اس کے بیوی بچوں کے دلوں کی ڈھارس بندھے۔ میاں جماں نے کہا میں تو ایسا نہ کروں گا۔ یہ شخص ہمارا مخالف ہے۔ ہمارے دشمنوں کے ساتھ شامل ہے۔ والدہ صاحبہ نے خفگی سے کہا تم ہل جلاہا کے بیٹے ہو۔ اور میں چوہدری سکندر خان کی بہو اور چوہدری نصر اللہ خان کی بیوی اور ظفر اللہ خان کی ماں ہوں۔ اور میں تمہیں خدا کے نام پر ایک بات کہتی ہوں اور تم کہتے ہو کہ میں نہیں کرونگا تمہاری کیا حیثیت ہے کہ تم انکار کرو۔ جاؤ جو میں حکم دیتی ہوں فوراً کرو۔ اور یاد رکھو ساہوکار کو کچھ سکھانا پڑھانا نہیں کہ تصفیہ میں کوئی دقت ہو۔

جب مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا تو فرمایا ظہر کا وقت ہو چکا تھا۔ میں نے نماز میں پھر بہت دعا کی کہ یا اللہ میں ایک عاجز عورت ہوں تو ہی اس موقعہ پر میری مدد فرما اور میں نے یہ بھی دعا کی کہ میرے بیٹے عبداللہ خان اور اسد اللہ خان قصور اور لاہور سے جلد پہنچ جائیں (خاکسار ان دنوں انگلستان میں تھا)، نماز سے ابھی فارغ ہوئی تھیں کہ عبداللہ خان اور اسد اللہ خان موٹر میں پہنچ گئے۔ مجھے دیکھتے ہی انہوں نے دریافت کیا آپ اس قدر افسردہ کیوں ہیں میں نے تمام ماجرا ان سے کہہ دیا اور کہا تم دونوں اس معاملے میں میری مدد کرو۔ انہوں نے کہا جیسے آپ کا ارشاد۔

چنانچہ ساہوکار آیا اور والدہ صاحبہ نے اس کے ساتھ مقروض کے حساب کا تصفیہ کیا۔ ساہوکار نے بہت کچھ حیل و حجت کی لیکن والدہ صاحبہ نے اصل رقم پر ہی فیصلہ کیا۔ اور ساہوکار سے کہا کہ یہ رقم میں خود ادا کرونگی تم فوراً اس کے مویشی واپس لا کر اس کے حوالہ کرو۔ پھر تصفیہ شدہ رقم یوں فراہم کی کہ جس قدر اپنے پاس روپیہ موجود تھا وہ دیا اور باقی اپنے بیٹوں کو حکم دیا کہ وہ پیش کریں۔ جب مویشی کسان کو واپس مل گئے تو اس کے بیٹے سے کہا جاؤ اب جا کر اپنی بچھڑی پکڑ لو اب کوئی تم سے نہیں لے سکتا۔ پھر اپنے بیٹوں کو دعائیں دی کہ تم نے میرا غم دور کیا اب میں چین کی نیند سو سکوں گی۔

بقیہ: صہ ۳ سے آگے

مقامی عدالت میں یا رندان کی قسم لی جاتی تھی یا وہاں کے نواب کے سر کی۔ ایسی قسم کے بعد پھر کوئی گواہ جھوٹ نہیں بول سکتا تھا۔ ایک دن میرے شفاخانہ میں ایک مریض آیا۔ باتوں باتوں میں میں نے اس سے پوچھا کہ تمہارے کتنے بیٹے ہیں؟ اس سوال پر وہ کچھ خاموش سا ہو گیا۔ پھر چشم پُر آب ہو کر کہنے لگا کہ رندان پیر نے دو بیٹے دئے تھے۔ رب نے کھس لئے۔ یعنی رندان نے تو دو بیٹے دئے تھے مگر خدا نے چھین لئے یہ شرک کا ایک نمونہ تھا جو وہاں دیکھنے میں آیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہمیں بہت بھاری قیمت ادا کرنے کے بعد پتہ چلا ہے کہ بیرونی قرضہ نہیں لینا چاہیئے۔ اور اب پاکستان صرف اس صورت میں قرضہ لے گا۔ جب یہ بہت زیادہ ضروری ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں پرائیویٹائزیشن پالیسی پر اطمینان ہے۔

نائب صدر عالمی بنک نے کہا ہے کہ اگر اصلاحات جاری رہیں تو عالمی بنک مزید امداد دے گا۔

امریکی سینیٹر لیری پریسلر اور کانگریس کے دیگر اراکین نے بش انتظامیہ کو دھمکی دی ہے کہ اگر وہ نجی کمپنیوں کی جانب سے پاکستان کو اسلحہ کی فراہمی روکنے میں ناکام رہے تو وہ ان کے خلاف مؤثر قانونی کارروائی کریں گے۔

وفاقی حکومت نے گندم کی امدادی قیمت ۱۵۵ روپے فی من مقرر کرنے پنجاب کا مطالبہ مسترد کرتے ہوئے نئی امدادی قیمت ۱۲۸ روپے فی من مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ اس فیصلے کے نتیجے میں پنجاب میں گندم کی پیداوار مزید گر جائے گی۔

سپریم کورٹ نے سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی اپیل رد کرتے ہوئے ان کے خلاف سیکرٹ سروس فنڈ خورد برد کرنے کے الزام میں ریفرنس کی کارروائی روک دینے سے انکار کر دیا ہے۔

پیپلز نیشنل پارٹی کے سربراہ غلام مصطفیٰ جتوئی اور پی ڈی اے کے مابین مفاہمت اور تعاون کے نتیجے میں صوبہ سندھ میں آئی۔ جے۔ آئی کا مستقبل مخدوش ہو گیا ہے۔ جس سے وفاقی سطح پر بھی آئی جے آئی کے موجودہ ڈھانچے میں زبردست تبدیلیوں کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔

بی بی سی نے کہا ہے کہ آئی جے آئی اب صرف کاغذی اتحاد ہے۔ اس میں شامل بعض جماعتیں اپوزیشن سے زیادہ حکومت کی مخالفت کر رہی ہیں اور اب اس کے بکھرنے کا عمل تیز ہو گیا ہے۔

کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے صدر نے کہا ہے کہ صنعتکار اغوا ہوتے رہے تو غیر ملکی سرمایہ کاری رک جائے گی۔

بلدیہ لالہ موسیٰ کی جانب سے تجاوزات مسمار کرنے کے خلاف دکانداروں نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ بلدیہ کے عملہ کو زدوکوب کرنے کے بعد دو ٹریکٹروں کو آگ لگا دی۔ پولیس نے مداخلت کی تو ان پر بھی پتھر برسائے گئے۔ واقعہ کے بعد شہر میں مکمل ہڑتال ہوئی، اور چیئرمین کے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا۔

پی آئی اے رواں مالی سال میں ایک ارب روپیہ منافع کمائے گی۔ تاشقند کے لئے پروازیں آئندہ ہفتے شروع کی جائیں گی۔

پیراں منڈی میں متحارب گروپوں کی فائرنگ سے ایک طالب علم اور ایک راہگیر جاں بحق جبکہ تین دیگر افراد شدید زخمی ہو گئے۔ دوکانداروں نے احتجاجاً ہڑتال کر دی۔

اسلامیہ کالج گوجرانوالہ کے طلبہ نے پرنسپل اور پروفیسروں کی پٹائی کر دی طلبہ اور بیرونی عناصر کلاسوں کا بائیکاٹ کرانا چاہتے تھے۔ مزاحمت کرنے پر حملہ کر دیا۔

تین نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے الفلاح کراچی کے علاقے میں واقع فائر سٹیشن پر آتش گیر مادہ پھینکا جس کے پھٹنے سے انتہائی زوردار دھماکہ ہوا۔ کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اور ملزمان فرار ہو گئے۔

سیالکوٹ کچہری میں ایک وکیل پر قاتلانہ حملے کے خلاف وکیلوں نے مکمل ہڑتال کی۔

لاڑکانہ کے ۲ علاقوں سے ۹ افراد اغوا ہو گئے۔ اغوا شدگان بھینسیں چوری کرنے والوں کو پکڑنے کے لئے جنگل میں چلے گئے اور اغوا کر لئے گئے۔

لاہور کی آبادی ملٹری اکاؤنٹس کالونی کے ایک ریٹائرڈ اعلیٰ افسر کو تاوان کی وصولی کے لئے اغوا کر لیا گیا۔

حب میں بس موٹر سائیکل سے ٹکرا گئی۔ جس سے ایک شخص ہلاک اور دوسرا زخمی ہو گیا۔

پشاور کے قریب ایک پک اپ موٹر سائیکل کو روندتے ہوئے تالاب میں جا گری جس سے دو افراد ہلاک ہو گئے۔ ایک اور تیز رفتار گاڑی نے دو بچوں کو کچل دیا۔

سرفراز کالونی فیصل آباد میں ڈاکوؤں اور پولیس میں فائرنگ کے بعد ایک ڈاکو گرفتار کر لیا گیا جبکہ پانچ فرار ہو گئے۔

غیر ملکی خبریں

روس کے وزیر اعظم ۲۳ مارچ سے بھارت کا دورہ کر رہے ہیں۔ اس دوران توقع ہے کہ روس کی طرف سے بھارت کو ایٹمی آبدوز اور جدید مگ ۳۱ طیارے اور اونچائی پر پرواز کرنے والے ایس یو ۲۸ لڑاکا بمبار طیارے فروخت کرنے پر گفتگو ہو گی۔

ترکی نے امریکہ سے درخواست کی ہے کہ وہ نگورنو کاراباخ کے متنازعہ علاقہ میں جاری تصادم رکوانے کے لئے مداخلت کرے۔ امریکی حکومت نے ترکی کو ہر ممکن اقدام کی یقین دہانی کرائی ہے۔

اسرائیل کے سابق وزیر اعظم مناہم بیگن طویل علالت کے بعد وفات پا گئے انہوں نے کیمپ ڈیوڈ سمجھوتہ کر کے شہرت حاصل کی تھی جس کی بنا پر ۱۹۸۲ء میں انہیں نوبل انعام بھی دیا گیا۔

بھارتی وزیر اعظم نرسیما راؤ کی حکومت پیر کے روز پارلیمنٹ میں شکست سے بال بال بچ گئی۔ اپوزیشن کی طرف سے مرکزی بجٹ میں پیش کی جانے والی ترمیم ۲۱۰ کے مقابلہ میں ۲۶۲ ووٹوں سے مسترد ہو گئی۔

کروشیا کے لئے اقوام متحدہ کی امن فوج کے کمانڈر یوگوسلاویہ کے دارالحکومت پہنچ گئے ہیں۔ ان کا تعلق بھارتی فوج سے ہے۔ ادھر کروشیا میں جھڑپوں سے مزید سات افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

ماسکو میں خوراک کی کمی کے باعث شہریوں نے کتوں اور بلیوں کا گوشت کھانا شروع کر دیا ہے اور ایسا گوشت بجا بجا فروخت ہو رہا ہے۔ محکمہ صحت نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ شہر میں زہریلی خوراک عام ہو جائے گی۔

سری لنکا کی بحریہ نے تامل باغیوں کی ایک کشتی تباہ کر کے اس میں سوار تمام گوریلوں کو ہلاک کر دیا۔

بھارتی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ وہ امریکہ سے ڈر کر کیوبا کو چاولوں کی سپلائی نہیں روکے گا اور ۱۰ ہزار ٹن چاول معاہدہ کے مطابق کیوبا بھجوائے جائیں گے۔ بھارت نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ امریکہ نے ایسا کرنے پر احتجاجاً بھارت کو گندم کی سپلائی روک دی ہے۔

سابق سوویت یونین کے چار سائنسدانوں نے بھارت میں ملازمت کے لئے درخواست دے دی ہے۔ بھارتی ترجمان نے کہا ہے کہ اگر وہ ہمارے لئے مفید ہوئے تو ان کا خیر مقدم کریں گے۔

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی شیشی ۱۶ روپے۔ بڑی شیشی ۴۸ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
مکمل کورس ۱۵۰/- روپے
زدجام عشق خاص
چار صد اسی (۴۸۰) روپے
ناصر دواخانہ ربوہ فون ۶۳۴

بچوں کی جملہ امراض کے شافی علاج کے لئے
النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ۔ ربوہ

قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل کے مشہور شاگرد
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
بے اولاد ٭ نرینہ اولاد سے محروم ٭ اٹھراء ٭ بچوں کا سوکھا پن
٭ گوجرانوالہ فون ۲۱۹۰۶۵ / ۲۱۸۵۳۴ ۰۴۳۱ ٭ ربوہ فون ۹۰۶ - ۴۵۲۴ ٭ لاہور ٭ اسلام آباد ٭ قلعہ کالروالا ٭ ملتان ٭ کراچی